171981 ـ یھوہ کے گواہ کون ہیں اور اس فرقہ کی جانب منسوب مسلمان کی بیوی کا حکم کیا ہے ؟

سوال

میری بیوی یہودیوں کے " شہود یھوہ " نامی گروہ سے تعلق رکھتی ہے، میں نے اسے کئی بار اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی لیکن اس نے قبول نہیں کی، اس سے میرا ایك سالہ بچہ بھی ہے، دین کے علاوہ میری ہر بات تسلیم کرتی ہے تو کیا مجھے اسے اپنی بیوی بنائے رکھنا چاہیے ہو سکتا ہے میری دعوت سے وہ دین اسلام قبول کر ہی لے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یھوہ عبری زبان میں رب کا نام ہے، اور اس گروہ کو " برج المراقبہ " یعنی نگران برج بھی کہا جاتا ہے.

" شہود یھوہ " نامی گروہ کے پیروکار جو اپنے آپ کو نصاری تصور کرتے ہیں، لیکن واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ نصاری اس گروہ سے برات کا اظہار کرتے ہیں، اور بعض نصاری ت وانہیں بدعتی خیال کرتے ہیں، اور کچھ انہیں کافر قرار دیتے ہیں!

انہیں کافر قرار دینے کا سبب یہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عیسی علیہ السلام کو اللہ تسلیم نہیں کرتے، اگرچہ وہ معبودوں میں سے اسے ایك معبود تصور ضرور کرتے ہیں، یعنی یہ دوسرے درجہ کا الہ مانتے ہیں، اللہ ایسے عقیدہ سے محفوظ رکھے.

اسی طرح اس گروہ لوگ باقی نصاری کو کافر کہتے ہیں حتی کہ اس گروہ کے ہاں حرام کاموں کی فہرست میں " چرچ جانا بھی شامل ہے؛ اور یہ ہر ایك دوسرے کو الزام دیتے ہیں کہ ان کے پاس انجیل کا تحریف شدہ اور نقلی نسخہ ہے.

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ تنظیم یہودیوں کے شکنجہ میں جکڑی ہوئی ہے اور یہودیوں کے ماتحت ہے، اور یہودیوں کے عقائد و افکار کی آبیاری کرتی ہے، خاص کر دنیا کے خاتمہ کے لیے، انہوں نے جو دنیا کے خاتمہ کے جو

دعوے کیے اس کا جھوٹ سامنے آ چکا ہے، اس کے باعث ان کے دین سے بہت ساری جماعتیں نکل کر ان کے افکار کو ترک کر چکی ہیں.

ان کے عقائد میں شامل ہے کہ عیسی بن مریم علیہ السلام اللہ کی سب سے عظیم اور پہلی مخلوق ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی لہذا یہ الہ بننے کے مستحق ٹھرے! اور انہوں نے ہی مخلوقات کو پیدا کیا! اور وہ آسمان میں میخائیل نامی ایك فرشتہ ہیں جو باقی سب فرشتوں کا سردار ہے، اور زمین میں یسوع مسیح کے نام سے بشر ہیں!

اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ ان کی تنظیم کا کمیٹی اللہ کی جانب سے اختیار کی جاتی ہے! اور یہ تنظیم ہی اللہ تعالی کی تعلیمات لوگوں تك پہنچانے کے لیے واحد چینل ہے.

اس لیے ان اور باقی نصاری پر کافر کا حکم لگانے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، یہ سب نصرانی فرقے اور گروہ اللہ کے ساتھ اور بت پرستی و وثنیت کے عقائد پر مشتمل ہیں.

اس لیے کہ " شھود یھوہ " نامی فرقہ نصرانیت کی طرف منسوب ہے اور ان کا دینی مرجع انجیل ہے تو یہ نصرانی فرقہ ہوا اور انہیں بھی وہی احکام دیے جائیں گے جو باقی نصاری کو دیے جاتے ہیں.

الموسوعة الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة میں " شھود یھوہ " نامی گروہ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

" یہ دینی اور سیاسی عالمی تنظیم ہے، جو خفیہ تنظیم اور اعلانیہ فکر و سوچ پر قائم ہے، انیسویں صدی کے نصف میں امریکہ منظر عام پر آئی، جیسا کہ اس تنظیم کا دعوی ہے کہ یہ نصرانی تنظیم ہے، اور واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ یہ یہودیوں کے کنٹرول میں ہے، اور یہودیوں کے لیے کام کرتی ہے، اور شھود یھوہ کے ساتھ ساتھ " نئی عالمی جماعت " کے نام سے جانی جاتی ہے، یہ " 1931 " میں منظر عام پر آئی اور امریکہ میں اسے منظر عام پر آنے سے قبل ہے " 1884 " میں اسے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الميسرة فی الادیان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة (2 / 658).

اور اسی کتاب میں یہ بھی درج ہے:

" ایك خاص فہم کے اعتبار سے اسے خاص نصرانی فرقہ شمار کرنا ممکن ہے، لیکن یہ لوگ واضح طور پر یہودیوں

کے زیر اثر ہیں، اور بالجملہ یہودیوں کے عقائد رکھتے اور یہودیوں کے اہداف کے لیے کام کرتے ہیں.

یہ قدیم فلاسفہ اور خاص کر یونانیوں کے افکار سے متاثر ہیں، ان کا اسرائیل اور یہودیوں عالمی تنظیموں مثلا ماسونی وغیرہ سے خاص تعلق ہے.

اس کے علاوہ ان کے انٹرنیشنل مشنری اور کیمونسٹ تنظیموں سے بھی تعلق ہیں " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان و المذاہب و الاحزاب المعاصرۃ (2 / 660).

دوم:

اکثر علماء کرام کے قول کے مطابق اس نصرانی عورت سے شادی جائز ہے، لیکن اس کے لیے کچھ شرطیں ان شروط کو دیکھنے کے لیے آپ (95572) اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ شرط نہیں کہ شادی کے بعد وہ عورت مسلمان ہو، بلکہ اپنے عقیدے پر رہتے ہوئے بھی یہ عقد باقی رہےگا، لیکن ہم مسلمانوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ غیر مسلم عورت سے شادی مت کریں، بلکہ وہ مسلمان عورتوں میں سے ہی بہتر اور اچھی بیویاں اختیار کریں.

کیونکہ شادی میں بیوی کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس نے اپنی عزت اور خاوند کے گھر اور بچوں کی تربیت کرنا ہوتی ہے، یہ عظیم کام ایك صالحہ اور مستقیم مسلمان عورت ہی صحیح طرح سرانجام دے سکتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت کرنے والی ہو.

میرے سائل بھائی معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اس عورت کے ساتھ ہی آپ کا رہنا اور اسے بیوی بنائے رکھنا ہی مصلحت ہے تو پھر آپ اسے بیوی بنائے رکھیں، اور اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے گھر اور آپ کی اولاد کو خراب کر دیگی تو پھر آپ اس سے کنارہ کش ہو جائیں، اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے کا انجام خطرناک ہے، اس میں سے چند ایك اشیاء کا ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں ذکر کر چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

(12283) اور (20227) اور (44695).

لیکن آپ کو طلاق دینے سے قبل اپنے بیٹے کے متعلق بیوی سے احتیاط کرنی چاہیے، اسے آپ طلاق کے بعد بیٹے

کی پرورش و تربیت کا حق مت دیں، یا پھر اسے کفریہ ممالك میں بھی ساتھ نہ لے جانے دیں؛ کیونکہ اس طرح آپ بیٹے کو ضائع کر دیں گے، اور اس کا دین خراب کر بیٹھیں گے.

واللہ اعلم .